دینِ ابراہیمؑ اور ریاستِ اسرائیل
قرآن مجید کی روشنی میں (۴)

تالیف : عمران این حسین ـــــــ اردو ترجمہ : سید افتخار احمد

بابِ چہارم

قرآن مجید' میثاق اور یہود

قرآن مجید کی روشنی میں ہم نے واضح کیا ہے کہ تورات کا اسمٰعیل علیہ السلام کے میثاق سے اخراج کا دعویٰ جھوٹ ہے۔ موجودہ تورات اصل تورات نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی' بلکہ یہ تحریف شدہ تورات ہے۔ اگرچہ قرآن مجید اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلسطین کی متبرک سرزمین بنی اسرائیل کو عطا کی' لیکن ان کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کرتا کہ صرف وہی "چنے ہوئے لوگ" ہیں۔ یعنی قرآن اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی نسل کے میثاق سے اخراج کی تصدیق نہیں کرتا۔

آیئے اب ہم قرآن مجید کی روشنی میں بنی اسرائیل کا یہ دعویٰ بھی جانچیں کہ اس متبرک سرزمین پر ان کا حق ہمیشہ کے لئے ہے۔ کیا بنی اسرائیل کے باقیات جو آج اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں' اب بھی اس زمرے میں شامل ہیں کہ وہ میثاق کے درجہ کے اہل ہیں؟ اور کیا اس لئے وہ اس متبرک سرزمین پر حق رکھنے کے بھی اہل ہیں؟

کیا یہود اب بھی ابراہیم علیہ السلام کے دین کو مانتے ہیں اور اس پر پورے ایمان سے عمل پیرا ہیں؟ کیا یہودیت' دین ابراہیمؑ کے مطابق ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے اور اگر یہود ابراہیم علیہ السلام کے دین پر عمل پیرا نہیں ہیں' تب وہ اللہ تعالیٰ کے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ میثاق میں شامل لوگ نہیں ہوسکتے۔ قرآن مجید میں واضح الفاظ میں تحریر ہے کہ یہود' ابراہیم علیہ السلام کے دین پر عمل پیرا نہیں ہیں :

﴿ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۳۵)

"اور کہتے ہیں کہ ہو جاؤ یہودی یا نصرانی تو تم راہ راست پالو گے۔ کہہ دیجئے : ہرگز نہیں، بلکہ ہم نے راہ اختیار کی ہے ابراہیم (علیہ السلام) کی جو یک سو تھا اور نہ تھا وہ شرک کرنے والوں میں"۔

اب یہ اخلاق و کردار کی بات ہے جو اللہ تعالیٰ واضح فرماتا ہے :

﴿ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۲۴)

"میرا عہد ظالموں (چالبازوں) سے متعلق نہیں ہے (تمہاری نسل میں سے)"۔

کیا قرآن مجید میں یہودیوں کے بارے میں ظلم (چالبازی، گناہ کبیرہ) کے متعلق کوئی بیان ہے؟ ایسا کوئی عمل جو ان کے میثاق سے اخراج کا باعث بنا ہو؟ یقیناً قرآن واضح طور پر اسے بیان کرتا ہے۔ اس میں بہت سے واقعات ایسے ہیں جو ان کے ظلم اور گناہِ عظیم سے متعلق ہیں۔ ان میں سے کچھ تو اللہ تعالیٰ نے معاف بھی کر دیئے تھے، لیکن پھر بھی بہت سے ایسے تھے جن کی وجہ سے اللہ ان سے اس قدر ناراض ہوا کہ اس نے ان پر لعنت کی ہے۔

قرآن مجید اور یہود کے گناہِ عظیم

قرآن مجید شروع میں ہی ظلم کے چند واقعات کی طرف توجہ دلاتا ہے جو بنی اسرائیل (یہودیوں) سے سرزد ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے۔ اس کے بعد کئی اور ظلم کے واقعات کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل سے بالعموم اور یہودیوں سے بالخصوص سرزد ہوئے۔ جن کے بارے میں معافی کا ذکر تو در کنار، بلکہ اس کے برعکس یہود پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ذکر ہے۔

درج ذیل چند واقعات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا :

افتتاحی سورۃ الفاتحہ کے بعد قرآن مجید سورۃ البقرۃ سے شروع ہوتا ہے۔ اس سورۃ کا یہ نام (گائے) بنی اسرائیل کے ایک گناہِ عظیم سے موسوم ہے جسے سنہری بچھڑے کی عبادت کا نام دیا گیا ہے۔ پھر بیان ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا :

﴿ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ○

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۴۹۔۵۲)

"اور یاد کرو اس وقت کو جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی۔ انہوں نے تم کو سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا' وہ تمہارے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔

اور یاد کرو پھر جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ کر تمہارے لئے راستہ بنایا۔ اس طرح تمہیں بچالیا اور فرعون کے لوگوں کو ڈبو دیا اور تم (یہ سب) دیکھ رہے تھے۔

اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو پھر تم نے اس کی غیرحاضری میں ایک بچھڑا بنالیا (پوجنے کے لئے) اور تم ظالم تھے۔

پھر اس پر بھی ہم نے تم کو معاف کر دیا' تاکہ تم شکرگزار بنو۔"

﴿ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○ ﴾

(البقرۃ ۲ : ۵۴)

"اور جب موسیٰ نے (واپسی پر) اپنی قوم سے خطاب کیا: "اے میری قوم! تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر سخت ظلم کیا ہے' سو اب اپنے پیدا کرنے والے کے حضور توبہ کرو اور اپنی جانوں کو قتل کرو (اس طرح کہ بچھڑے کو سجدہ نہ کرنے والے سجدہ کرنے والوں کو قتل کریں)۔ تمہارے خالق کے نزدیک یہ تمہارے لئے بہتر ہے (توبہ کی قبولیت کے لئے)۔ پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کی۔ بے شک وہی ہے معاف کرنے والا نہایت مہربان۔"

ایک اور موقع پر بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ وہ ان کی نبوت تب تسلیم کریں گے جب وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیں گے۔ یہ گناہ بھی معاف کر دیا گیا۔

﴿ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ○ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۵۵٬۵۶)

''اور جب تم نے کہا : اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے نہ دیکھ لیں' پھر تم کو بجلی نے آ پکڑا اور تم یہ دیکھ رہے تھے۔ پھر زندہ کیا ہم نے تم کو مرنے کے بعد تاکہ تم شکرگزار بنو۔''

یہود کیوں منتخب شدہ لوگ نہیں رہے؟ اب کیوں متبرک سرزمین پر ان کا حق ملکیت نہیں رہا؟

اب ہم ان کے وہ ظلم (چالبازیاں) جو معاف نہیں ہوئے' ان کا کا احاطہ کرتے ہیں' جن کی وجہ سے بنی اسرائیل بالخصوص یہود کے خلاف فردِ جرم عائد ہے۔

پہلا جرم : بنی اسرائیل (یا اہل کتاب یا یہود) پر پہلا الزام قرآن مجید میں یہ ہے کہ وہ سچائی کو جھوٹ سے ڈھانپتے تھے اور اس طرح سچائی کو چھپا دیتے تھے۔ یہ ان کی تورات میں کی گئی تبدیلیوں کی طرف اشارہ ہے۔ وہ تبدیلیاں جن سے وہ ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے بنے رہیں' یا جو مالی منافع حاصل کرنے کے لئے یا کسی دنیاوی فائدے کے لئے کی گئی تھیں۔ تورات میں تبدیلیاں کرتے وقت وہ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے تھے جو شرک ہے۔ اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔ قرآن مجید اس موضوع پر تفصیلی بیان کرتا ہے۔ قرآن مجید پہلے یہود پر تورات کے دوبارہ لکھنے اور اصل تورات جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی' میں تبدیلیاں کرنے کا خصوصی الزام لگاتا ہے :

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۵۹)

''پھر بدل ڈالا ظلم کرنے والوں نے اس قول کو خلاف اسکے جو کہا گیا تھا ان سے...''

﴿ ... وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ .... ﴾ (البقرۃ ۲ : ۶۱)

''.... اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ تعالیٰ کی آیات کا (یعنی تورات میں نازل شدہ احکام کا).....''

﴿ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۷۵)

"(اے مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں گے تمہاری بات؟ جبکہ ان میں ایک فرقہ تھا جو اللہ کا کلام سنتا تھا' پھر جان بوجھ کر اس کو بدل ڈالتے تھے' حالانکہ وہ سمجھتے تھے۔"

پھر قرآن مجید یہود پر مالی فائدے کے لئے تورات کو تبدیل کرنے کا الزام لگاتا ہے :

﴿ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۗ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۷۹)

"پس ہلاکت و تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھ سے کتاب (تورات) لکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' تاکہ اس پر تھوڑا سا مول لے لیں۔ سو خرابی ہے ان کو اس ہاتھ کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کو اس کمائی سے۔"

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۷۴)

"بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں نازل کیا اور اس پر تھوڑا سا مالی فائدہ لیتے ہیں' وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ ﴾ (آل عمران ۳ : ۷۷)

"بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کا سودا کرتے ہیں تھوڑے سے مالی فائدہ کے لئے تو آخرت میں ان کے لئے کچھ حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بات نہ کرے گا' بلکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا بھی نہیں اور نہ ان کو

پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔"

﴿ ... وَلاَ تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلاً ... ﴾ (البقرۃ ۲ : ۴۱)

"....اور نہ سودا کرو میری آیات کا (تورات میں تحریر احکام کا) تھوڑے سے مالی فائدہ کے لئے....."

﴿ وَلاَ تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۴۲)

"اور صحیح میں غلط مت ملاؤ اور جان بوجھ کر سچ کو مت چھپاؤ۔"

پھر یہود (اور عیسائیوں) نے دین ابراہیم میں تبدیلیاں کر دیں جب انہوں نے تورات اور انجیل کو دوبارہ لکھا :

﴿ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ کَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ط قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ط وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۴۰)

"یا پھر تمہارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کے قبیلے یہودی تھے یا نصرانی؟ کہہ دیجئے تم کو زیادہ خبر ہے یا اللہ تعالیٰ کو؟ اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت شدہ گواہی کو چھپایا؟ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے بے خبر نہیں ہے۔"

﴿ وَغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴾ (آل عمران ۳ : ۲۴)

"....اور وہ بہک گئے ہیں اپنے دین میں اپنی ہی بنائی ہوئی باتوں پر۔"

ان بے شمار تبدیلیوں میں بہت سی ایسی تھیں جو تورات میں پیغمبر محمد ﷺ کی بعثت کے بارے میں پیشین گوئی چھپانے کے لئے کی گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی اتنی شدید تھی کہ اس نے ان پر لعنت کی :

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ لا اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۵۹)

"بے شک جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایت کو چھپاتے ہیں

(یعنی پیغمبر محمد ﷺ کے ظہور سے متعلق پیش گوئیاں) بعد اس کے کہ ہم اس کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب (تورات و انجیل) میں' ان پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کو اس طرح دوبارہ لکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کو چھپایا جائے کہ وہ اس کے خلاف بیان ہو' یہ بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ وہ لوگ جو ظلم اختیار کریں گے وہ میثاق کے خلاف کریں گے' لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے نہیں ہوں گے۔

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ﴾

(الانعام۶ : ۲۱)

"اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا جو بہتان باندھے اللہ تعالیٰ پر یا جھٹلا دے اس کی آیتوں کو......"

<u>دوسرا جرم</u> : قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ حق رکھا ہے کہ وہ جس شے کو چاہے حلال ٹھہرائے اور جس کو چاہے حرام۔ یہ انسانی اختیار سے بالا تر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور یہ حق اختیار کر لے کہ حلال و حرام کے بارے میں قانون بنائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ میں دخل اندازی کی کوشش کر رہا ہے' اور یہ شرک ہے۔ دوسرے جو اس قانون کو تسلیم کریں وہ بھی انسانیت کو اللہ تعالیٰ کے برابر درجہ دینے کی کوشش کریں گے۔ یہ بھی شرک ہے' جو سب سے بڑا ظلم ہے۔ یہی چیز یہودیوں (اور عیسائیوں) نے اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسی کا حوالہ دیا ہے' جب اس نے فرمایا :

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾

(الشوریٰ ۴۲ : ۲۱)

"کیا ان کے لئے اور شریک ہیں کہ بیان کیا ہے انہوں نے ان کے واسطے دین سے جس کا حکم (اذن) اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔"

﴿ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ ﴾ (التوبۃ ۹ : ۳۱)

"انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اور مسیح ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنا خدا بنا لیا ہے۔ ان کو تو حکم ہوا تھا کہ ایک معبود کی بندگی کریں۔ کسی کی بندگی نہیں سوائے اس کے۔ وہ پاک ہے ان کے شریک بتلانے سے۔"

عدی بن حاتم نے جو ایک عیسائی عالم تھے، قبولِ اسلام کے بعد مندرجہ بالا آیت سننے پر رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا :

"اے اللہ کے رسول ﷺ! مگر وہ ان کی پوجا تو نہیں کرتے"۔ پیغمبر ﷺ نے جواب فرمایا : "ہاں! مگر وہ (عالم) لوگوں کو حلال سے منع کرتے ہیں اور حرام کی اجازت دیتے ہیں اور لوگ ان کی بات مانتے ہیں۔ یہ یقیناً ان (لوگوں) کا ان (عالموں) کی عبادت (پوجا) کرنا ہی ہے۔" (سنن الترمذی)

تیسرا جرم : ان الزامات میں سے جو تورات میں ان پر لگائے گئے، ایک ربا (ربا کی بہت سی قسموں میں سے ایک سود پر رقم قرض لینا/دینا ہے) کی ممانعت سے بدعہدی تھا۔ قرآن مجید میں یہود کے ربا لینے کے عمل، جسے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا، کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ ان کے اس عمل کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ اور ان کے لئے اس کفر کی سخت ترین سزا کی وعید سنائی گئی ہے :

﴿ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ○ وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ ﴾

(النساء۴ : ۱۶۰-۱۶۲)

"سو یہود کے ظالمانہ رویہ کی بنا پر ہم نے ان پر بہت سی پاک چیزیں بھی جو پہلے ان پر حلال تھیں (تورات میں) حرام کر دیں اس وجہ سے کہ وہ (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی راہ سے بکثرت روکتے تھے۔

اور اس وجہ سے کہ سود لیتے تھے حالانکہ ان کو اس کی ممانعت ہو چکی تھی۔ اور اس وجہ سے کہ لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے (دھوکہ دہی اور دھاندلی سے) اور ان میں

سے جو سچائی کے جو منکر ہیں ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔
لیکن ان میں سے جو علم میں پختہ ہیں اور ایمان والے ہیں (یعنی مسلمان) مانتے ہیں اس کو جو نازل ہوا آپؐ کی طرف اور جو نازل ہوا آپؐ سے پہلے (رباکی ممانعت کے بارے میں)....."

قرآن مجید نے ربا کے ظلم کو سب سے بڑا ظلم بیان فرمایا ہے۔ اس نے یہود کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ وہ ربا لینے سے منع کئے گئے تھے۔

احبار کی کتاب میں تورات ربا کے متعلق بیان کرتی ہے :

"اور اگر تیرا کوئی بھائی مفلس ہو جائے اور وہ تیرے سامنے تنگ دست ہو تو اسے سنبھالنا۔ وہ پردیسی اور مسافر کی طرح تیرے ساتھ رہے۔ تو اس سے سود یا نفع مت لینا بلکہ اپنے خدا کا خوف رکھنا۔ تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔ تو اپنا روپیہ اسے سود پر مت دینا۔ اور اپنا کھانا بھی اسے نفع کے خیال سے نہ دینا۔"
(احبار ۲۵ : ۳۵-۳۷)

پھر خروج کی کتاب میں تورات ربا کے بارے میں بیان کرتی ہے :

"اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی محتاج کو جو تیرے پاس رہتا ہو، کچھ قرض دے تو اس سے قرض خواہ کی طرح سلوک نہ کرنا اور نہ اس سے سود لینا"۔
(خروج ۲۲ : ۲۵)

اور آخر میں کتاب استثناء میں تورات ربا کے بارے میں بیان فرمائی ہے :

"تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا، خواہ وہ روپے کا سود ہو یا اناج کا سود، یا کسی ایسی چیز کا سود ہو جو بیاج پر دی جایا کرتی ہے۔
تو پردیسی (غیر یہودی) کو سود پر قرض دے تو دے، پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا تاکہ خداوند تیرا خدا تجھ کو برکت دے....." (استثنا ۲۳ : ۱۹، ۲۰)

قرآن مجید کی آیات جو یہود کے ربا لینے پر سخت ملامت کرتی ہیں اور تورات کی آیات جو یہود سے تو ربا لینے کو منع کرتی ہیں مگر غیر یہود (Gentiles) سے ربا لینے کی اجازت دیتی ہیں (جسے ڈبل سٹینڈرڈ کہا جاتا ہے) کا موازنہ کریں تو بلاشبہ شفاف نتیجہ سامنے آتا ہے کہ تورات میں تبدیلی کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اس کی تصدیق کی جاتی ہے :

﴿ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ .... ﴾

(البقرة ۲ : ۵۹)

"پھر بدل ڈالا ظالموں نے اس قول کو خلاف اس کے جو ان سے کہا گیا تھا......"

﴿ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۙ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۷۹)

"سو تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے' تاکہ لیں اس پر تھوڑا مالی فائدہ۔ سو خرابی ہے ان کے اپنے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے ان کو اپنی اس کمائی سے"۔

اس کتاب (تورات) میں تبدیلی کرنے کے جرم کی سخت ترین سزا یہ ہے :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۷۴)

"بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ کہ نازل کیا اللہ تعالیٰ نے کتاب میں سے (اس میں ربا کی ممانعت کو بھی الفاظ کی تبدیلی سے چھپانا شامل ہے) اور سودا کرتے ہیں اس کا تھوڑے سے منافع کے لئے' یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا"۔

چوتھا جرم : اللہ تعالیٰ نے یہود کا امتحان لینے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کو جو ایک کنواری یہودی ماں کے بیٹے تھے' مبعوث فرمایا۔ سیدہ مریم اس سرزمین میں سب سے زیادہ پاکباز اور معصوم لڑکی تھی۔ ان کا تمام بچپن جوان ہونے تک عبادت گاہ میں زکریا علیہ السلام جو ایک برگزیدہ پیغمبر تھے' کی کفالت میں گزرا۔ جوان ہونے پر ان کو عبادت گاہ میں رہنے کی اجازت نہ مل سکتی تھی۔ یہی وہ وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ ان کو ایک بیٹے کی خبر دیں' باوجودیکہ ان کو کسی مرد نے نہیں چھوا تھا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی اور سیدہ مریم ان کو اپنی بانہوں میں اٹھائے اپنے لوگوں میں آئیں تو یہود نے زنا و بے حیائی کے بہتان کے ساتھ ہنگامہ آرائی سے ان کا استقبال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس (یہود کے بہتان) کو کفر قرار دیا ہے :

﴿ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ ﴾ (النساء۴ : ۱۵۶)

"اور ان کے کفر کے سبب اور مریم پر بہتان باندھنے کے سبب (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی)"۔

ایک پاک دامن عورت پر بہتان باندھنا' خواہ اس کا رویہ غیر محتاط ہو' اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعث ملامت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ﴾ (النور ۲۴ : ۲۳)

"جو لوگ عیب لگاتے ہیں حفاظت والیوں پاک دامن بے خبر ایمان والیوں کو' ان کو پھٹکار ہے دنیا میں اور آخرت میں' اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے"۔

گناہ کی زیادتی کا اس بات سے اندازہ لگائیں کہ سب عورتوں سے زیادہ پاک دامن اور ایسی عورت جو کبھی بھی غیر محتاط نہیں ہوئی' پر زنا کا بہتان باندھا گیا۔

پانچواں جرم : قرآن مجید میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے ان کی مدد کی لیکن اکثر لوگ ان کے منکر ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا :

﴿ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ... ﴾

(الصف ۶۱ : ۱۴)

"پھر ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل سے اور منکر ہوا ایک (دوسرا) گروہ....."

آج جبکہ دو ہزار سال گزر چکے ہیں' یہود عیسیٰ علیہ السلام کے دعویٰ بطور مسیح اور اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہونے کے منکر ہیں۔ جب تک یہود عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح ماننے کے منکر رہیں گے تب تک وہ اللہ تعالیٰ کے میثاق سے خارج شدہ رہیں گے۔

چھٹا جرم : قرآن مجید میں یہود پر الزام ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کا انکار کیا' ان کی مخالفت کی اور انہیں قتل کیا۔ جن کو قتل کیا ان میں یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد زکریا علیہ السلام تھے۔ اگرچہ قرآن مجید نے پیغمبروں کا نام ظاہر نہیں کیا لیکن انجیل میں اس کی تصدیق موجود ہے' جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے مروت سے الفاظ نہیں چھپائے :

"اسی لئے خدا کی حکمت نے کہا کہ میں نبیوں اور رسولوں کو ان کے پاس بھیجوں گی۔ وہ ان میں سے بعض کو قتل کریں گے اور بعض کو ستائیں گے۔ تاکہ سب نبیوں کے

خون کی جو بنائی عالم سے بہایا گیا' اس زمانہ کے لوگوں سے باز پرس کی جائے۔ ہابل کے خون سے لے کر اس زکریا کے خون تک جو قربان گاہ اور خدا کے مقدس گھر کے بیچ میں ہلاک ہوا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لوگوں سے سب کی باز پرس کی جائے گی۔" (لوقا ۱۱ : ۴۹'۵۱)

قرآن مجید میں سخت ترین سزا (دردناک عذاب) کا ذکر ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے یہ جرم کئے :

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ ﴾ (آل عمران ۳ : ۲۱)

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں پیغمبروں کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو انصاف کرنے کا حکم کرتے ہیں لوگوں میں' سو ان کو دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے"۔

﴿ ... وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ۝ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۶۱)

"....اور ڈالی گئی ان پر ذلت اور محتاجی اور وہ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ احکام خداوندی کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کا ناحق خون کرتے تھے (بالخصوص یحییٰ اور زکریا علیہما السلام کا قتل اور اس کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازشیں)۔ اور یہ اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز کرنے والے تھے۔"

یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی۔ جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اپنا کام مکمل کر چکے ہیں (یعنی وہ قتل کئے جا چکے ہیں) تو انہوں نے اس پر فخر کرنا شروع کر دیا۔

﴿ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﴾ (النساء ۴ : ۱۵۷)

"اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابن مریم کو' جو اللہ کا رسول تھا....."۔

انہوں نے پیغمبر محمد ﷺ کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی [1] مگر جبرائیل علیہ السلام نے بروقت پیغمبر ﷺ کو سازش سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی حفاظت کا فوری بندوبست کرنے میں کامیاب رہے۔

یہ سب ظلم کے کام تھے جن کی وجہ سے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ میثاق سے خارج کر دیئے گئے۔

ساتواں جرم : قرآن مجید یہود پر انسانوں میں سے اکثر کو گمراہ کرنے کا الزام عائد کرتا ہے :

﴿ ... وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ كَثِيرًا ۝ ﴾ (النساء۴ : ۱۶۰)

"..... اور اس لئے کہ انہوں (یہود) نے بہت سوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے بھکایا"۔

یہود کی طرف سے بھکائے گئے اولین لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے تھے۔ پال جو یہودی تھا اور عیسائی بن گیا' آج کی عیسائیت کا اصل بانی تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ایسا مذہب ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات سے بالکل مختلف ہے۔ ایک مشہور عالم ڈاکٹر ہیولاک ایلس (Dr. Havelock Ellis) کا بیان ملاحظہ کیجئے :

"عیسیٰ کا مذہب ایسی قوم (یہود) کی ایجاد تھا جس نے خود اس مذہب کو قبول نہیں کیا... علم الٰہی یا مابعد الطبیعیات سے کچھ زیادہ ہی سخت (طاقتور) جس نے ہمیں عیسیٰ کی تعلیمات کی روح سے منقطع کر دیا۔ وہ پال کی تعلیمات تھیں جو درحقیقت "عیسائیت" کا بانی تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کیونکہ جیروم آگسٹائن اور لوتھر' پال کے بچے (شاگرد) تھے اور کسی بھی طور عیسیٰ کے بچے (شاگرد) نہ تھے۔ اس شاندار چھوٹے سے یہودی نے عیسائیت کی تصویر کو اپنے فریم میں اس طرح سجایا جس نے صدیوں سے اس دنیا کے سٹیج پر ہمیں عیسیٰ سے محروم کر دیا۔" [۲]

ڈبلیو جے شیرڈ (W. J .Sheard) نے بھی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہود کو عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات' یہودیت کی بقا کے لئے بھی توڑ مروڑ کے پیش کرنی پڑیں۔ [۳] میرا اپنا نظریہ یہ ہے کہ کچھ یہودیوں نے انتقاماً اللہ تعالیٰ کے ہم پلہ ہونے کی کوشش کی' جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اس طریقہ سے بھیجا کہ ان سے اپنا پیغمبر اور مسیحا بھیجنے کا وعدہ بھی پورا کر دیا مگر ساتھ ہی ان کو سخت امتحان میں بھی مبتلا کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کنواری ماں سے پیدا ہوئے۔ یہود اس امتحان میں ناکام ہو گئے کیونکہ انہوں نے سیدہ مریم پر زنا کا بہتان لگا کر عیسیٰ علیہ السلام

کو ناجائز بچہ قرار دیا۔ اس طرح وہ عیسیٰ علیہ السلام کے منکر ہوئے' کیونکہ ناجائز بچہ مسیح نہیں ہو سکتا تھا۔

پال' عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کی صف میں شامل ہو گیا اور ان کے بارے میں ایسا تاثر دیا جیسے کہ کوئی انسانی والد نہ ہونے کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا باپ اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا۔ چونکہ باپ آسمانی تھا لہٰذا بیٹا بھی آسمانی ہونا چاہئے۔ (چنانچہ باپ خدا اور بیٹا بھی خدا)۔ مزید برآں وہ تمام معجزے (پانی پر چلنا' مردہ کو زندہ کرنا' بیمار کو شفایاب کرنا' پنگھوڑے میں باتیں کرنا' مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارنا اور اللہ کے اذن سے ان کا زندہ پرندے بن جانا) بواسطہ متبرک فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) کے ظاہر کرتے تھے۔ اس طرح وہ متبرک فرشتہ بھی آسمانی ہونا چاہئے۔ پال کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ کو خدائے واحد ماننے کا عقیدہ بھی خلط ملط ہو گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور تثلیث کا جو بیج پال نے بویا تھا وہ اب تناور درخت بن گیا۔

اس طرح عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے پال کی وجہ سے گمراہ ہو گئے۔ وہی طریقہ کار اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممانعتِ ربا کے بارے میں گمراہ کر رہا ہے۔

قرآن مجید میں یہود کے خلاف اور بہت سے الزامات ہیں۔ اور بلاشبہ قرآن کی رو سے یہود اب میثاق میں داخل (شامل) رہنے کے اہل نہیں رہے۔ وہ اب اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے نہیں رہے۔

قرآن مجید کی رو سے یہود اس کے اہل نہیں کہ وہ ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ میں شمولیت کے درجہ پر فائز رہ سکیں۔ لہٰذا قرآن مجید کا موقف ہے کہ وہ متبرک سرزمین پر بھی حق ملکیت کے دعویٰ کے اہل نہیں رہے۔

(جاری ہے)

حواشی :

۱۔ مارٹن لنگز کی کتاب : محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری۔ لندن' جارج ایلن اور انون۔

۲۔ سینٹ فرانسس اور دیگر کے مورال۔ اطوار اور لوگ۔ والس اینڈ کمپنی۔ لندن ۱۸۹۷۔

۳۔ عیسائیت کا بانی کون؟ عیسیٰ علیہ السلام یا یہود؟ اسلامک مشن کی عالمی فیڈریشن کراچی۔ ۱۹۶۷ء

امام ابو القاسم طبرانیؒ

—— عبدالرشید عراقی ——

امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب صفر ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل وطن طبریہ تھا جو دریائے اردن کے قریب واقع ہے' اس لئے طبرانی کہلاتے تھے۔ مگر آخر عمر میں اصفہان میں سکونت اختیار کرلی تھی۔

اساتذہ و تلامذہ

امام طبرانی کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست خاصی طویل ہے۔ تذکرہ نگاروں کے مطابق امام طبرانی نے ایک ہزار شیوخ سے استفادہ کیا۔ ان کے اساتذہ میں امام ابو زرعہ دمشقیؒ اور امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائیؒ بھی شامل ہیں۔ اور تلامذہ میں حافظ ابو نعیم اصفہانی بھی شامل ہیں۔

تحصیل علم کے لئے سفر

امام طبرانی نے ۱۳ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے اپنے وطن طبریہ میں اصحابِ علم و فن سے استفادہ کیا۔ یعنی ۲۷۳ھ میں تعلیم کی طرف مشغول ہوئے' ۲۷۴ھ میں قدس اور ۲۷۵ھ میں قیساریہ تشریف لے گئے۔

اس کے بعد دوسرے اسلامی ممالک یعنی حمص' جبلہ' مدائن' شام' مکہ معظمہ' مدینہ منورہ' یمن' مصر' بغداد' کوفہ' بصرہ' جزیرہ' فارس اور اصفہان تشریف لے گئے اور ہر جگہ کے اصحابِ علم و فن سے اکتسابِ فیض کیا۔

علمی تبحر

علمائے سیر نے امام طبرانی کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ان کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت' اتقان و ذکاوت اور ان کے غیر معمولی حافظہ کا بھی اعتراف کیا ہے۔ علمائے سیر نے ان کو الحافظ الکبیر' احد الحفاظ' الحافظ